دارالعلوم حقانیہ کے ایک ایسے سابق مدرس انتقال فرما گئے جنہوں نے نہایت خاموشی سے ساری عمرِ عزیز اسلامی علوم وفنون کی تعلیم وتعلم اور پھر درس وتدریس میں بسر کردی ان کا نامِ نامی حضرت مولانا میاں محمد فیاض تھا۔ اور اس وقت وہ دارالعلوم سرحد پشاور میں مدرس اور پشاور کی ایک مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ وہ دارالعلوم حقانیہ کے اوّلین مدرسین میں سے تھے، دارالعلوم کے قیام کے ابتدائی سال تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ ہی دورۂ حدیث شریف کے علاوہ کچھ موقوف علیہ کتابیں بھی اکیلے ہی پڑھاتے رہے دوسرے سال یعنی یکم ذی قعدہ ۱۳۶۷ھ سے حضرت مدظلہٗ کے ایک تلمیذِ رشید مولانا محمد شفیق صاحب فاضل دیوبند کو بھی تدریسی ذمہ داری سونپی گئی جو وفات ۳ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ تک پڑھاتے رہے، اور دارالعلوم کے تیسرے سال یعنی یکم محرم ۱۳۶۸ھ سے ہمارے مولانا محمد فیاض صاحب مرحوم بھی زمرۂ مدرسین میں شامل ہوئے ان ابتدائی سالوں میں دارالعلوم کا یہی کل اثاثہ تھا، مولانا مرحوم کی تقرری بھی ۱۵ روپے مشاہرہ پر ہوئی یہی دیگر مدرسین کا حال تھا کہ حسبۃً للہ یا برائے نام تنخواہ پر زہد وقناعت اور جانفشانی ویکسوئی کے ساتھ دارالعلوم کے شجرۂ طوبیٰ کی آبیاری کرتے رہے۔

مولانا محمد فیاض مرحوم بعض ذاتی عوارض کی بناء پر شوال ۱۳۷۱ھ میں دارالعلوم سے مستعفی ہو کر پشاور چلے گئے اور تادمِ واپسیں وہیں مصروف درس وتدریس رہے، دورۂ حدیث آپ نے قیام پاکستان کے متصل بعد کے ہنگامی سال دارالعلوم دیوبند میں شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہٗ سے پڑھا اور دیوبند جانے سے قبل آپ نے اکوڑہ خٹک میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ سے معقول ومنقول کی کتابیں پڑھیں وطن اصلی ریاست دیر تھا، نمازِ جنازہ ۲۰ محرم ۱۳۹۸ھ کو بعد از نمازِ عصر پشاور میں پڑھی گئی اور قبرستان ستارشاہ میں سپردِ خاک کئے گئے۔ ایک خاموش، عابد و زاہد عالم اور جید مدرس کی وفات عمومی صدمہ ہونے کے علاوہ دارالعلوم کیلئے تو خصوصی طور پر موجب رنج ہے کہ وہ دارالعلوم کے قدیم اوّلین اساتذہ میں سے تھے اور ذاتی طور پر احقر کیلئے بھی کہ کئی ایک کتابوں میں مجھے بھی ان سے تلمذ نصیب ہوا۔ حق تعالیٰ مرحوم کو درجاتِ عالیہ عطا فرمادے اور ان کے معصوم بچوں کا کفیل وکارساز ہو۔ آمین

○ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو دارالعلوم کے شعبۂ تعلیم القرآن (مڈل سکول) کے استاذ جناب مولوی غلام محمد صاحب نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ مرحوم نے عمرِ عزیز کے ۲۴ سال دارالعلوم کے اس شعبہ میں مذہبی اور عصری مضامین پڑھانے میں خرچ کردیئے۔ یہ زندگی کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اس لحاظ سے ان کا شمار اس درسگاہ کے محسن معماروں میں کیا جائے گا۔ دارالعلوم کے اس شعبہ کی یہ طویل ملازمت بھی اس انداز میں کہ معمولی تنخواہ، زہد وقناعت بلکہ فقر وفاقہ کو ہنسی خوشی گوارا کیا اور ایک آدھ مرتبہ محکمۂ تعلیم کی اس سے اعلیٰ